

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 29 مارچ 1965

الابٹی وینکٹر امیا

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس حیدرآباد

[کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11، سال 1922)، دفعہ 12B- کیپٹل گین-ٹائٹل کی

منظوری- تاریخ فروخت یا منتقلی- کیا ہے۔

17 مارچ 1948ء کو ٹیکس دہندگان نے اپنی فیکٹری کو ایک کمپنی کو فروخت کرنے کا معاہدہ کیا اور اسی دن فیکٹری کے تمام اثاثوں کا قبضہ کمپنی کے حوالے کر دیا گیا۔ کچھ دن بعد کمپنی کے کھاتہ میں ایک اندراج کی گئی جس میں دکھایا گیا کہ ٹیکس دہندگان کو 2,00,000/- روپے کی رقم ادا کی گئی تھی اور ٹیکس دہندگان کے کھاتہ میں بھی اسی طرح کے اندراج موجود تھے۔ درحقیقت ٹیکس دہندگان کو صرف ایک لاکھ روپے ادا کیے گئے تھے اور یہ رقم بھی صرف مارچ 1949ء ادا کی گئی تھی۔ نومبر 1948ء میں اور ایک بیعانہ پر عمل درآمد کیا گیا اور اس کا اندراج کیا گیا اور مارچ 1949ء میں کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے فروخت کی توثیق کی۔ تخمینہ سال 49-1948 کے لیے، ٹیکس دہندگان نے اپنی واپسی میں 2 لاکھ روپے کی رقم کو کیپٹل گین کے طور پر شامل کیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر نے کہا کہ ٹیکس دہندگان کو انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 12B کے تحت کیپٹل گین کے طور پر اصل لاگت سے زیادہ 79,494 روپے یا اس سے زیادہ وصول ہوئے۔ اس کے حوالے سے ہائی کورٹ نے کہا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ رقم اصل میں کب ادا کی گئی تھی کیونکہ کمپنی کی منتقلی پہلے ہی قبضے کے ذریعے کی جا چکی ہے، اس دفعہ کے مقصد کے لئے ٹیکس دہندہ کو منافع وصول کرنے کا حق ہونا چاہئے نہ کہ حقیقت میں اسے ملنا چاہئے تھا۔ یہ کہ پوری جائیداد کھاتہ کے سال میں کمپنی کو قبضہ دے کر منتقل کر دی گئی تھی، اور یہ کہ کھاتہ کے سال میں ٹیکس دہندگان کو آمدنی پیدا ہوئی تھی۔ اس عدالت میں دائر اپیل میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ چونکہ فروخت مارچ 1949ء میں ہوئی تھی، جب

ڈائریکٹرز نے بعنامہ کی توثیق کی تھی، یکم اپریل 1948 سے پہلے کوئی فروخت یا منتقلی نہیں ہوئی، جیسا کہ دفعہ 12B کے تحت ضروری ہے، لہذا یہ رقم ٹیکس کے قابل نہیں ہے۔
حکم ہوا کہ: اثاثوں کا مالکانہ حق کمپنی کو اس وقت تک منتقل نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ بعنامہ پر عمل درآمد اور اندراج نہیں ہو جاتا اور اس کے نتیجے میں یکم اپریل 1948 سے پہلے اثاثوں کی کوئی فروخت نہیں ہوئی جیسا کہ دفعہ 12B کے تحت دوبارہ جانچ پڑتال کی گئی ہے۔ [574 B]

کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ بھورنگیا کول کمپنی 802 I.T.R.34 کا حوالہ دیا گیا۔
دفعہ 12B کو راغب کرنے سے پہلے، حق کو دفعہ 12B میں بیان کردہ کسی بھی طریقہ یعنی فروخت، تبادلے یا منتقلی کے ذریعہ کمپنی کو منتقل کرنا ہوگا۔ یہ سچ ہے کہ لفظ 'منتقلی' لفظ 'فروخت' کے علاوہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود، سیاق و سباق میں، منتقلی کا مطلب منتقل کرنے والے کو سرمائے کے اثاثے کی مؤثر ترسیل ہونا چاہئے۔ غیر منقولہ جائیداد کے قبضے کی فراہمی کو بذات خود غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی کے مساوی نہیں سمجھا جاسکتا۔ [574E]

دفعہ 12B کے مطابق فروخت یا منتقلی کی تاریخ وہ تاریخ ہے جب فروخت یا منتقلی ہوتی ہے، اور ایسی تاریخ کے تعین کے مقصد کے لئے کھاتہ بک میں اندراج غیر متعلقہ ہیں۔ [574 F-G]

موجودہ معاملے میں، مشینری، برقی فٹنگ، عمارتوں اور سائٹ کو کھاتہ کے متعلقہ سال میں فروخت یا منتقل نہیں کیا گیا تھا۔ 17 مارچ 1948ء کو صرف ایک اثاثہ یعنی فرنیچر منتقل کیا گیا کیونکہ فرنیچر کا حق ڈلیوری کے ذریعے گزر سکتا ہے۔
اس تاریخ کو حاصل ہونے والے فرنیچر کی منتقلی سے حاصل ہونے والے سرمائے کا فائدہ، اگر کوئی ہو۔ خیر سگالی کی حیثیت بہر حال مختلف ہے۔ یہ ایک غیر منقولہ اثاثہ ہے اور یہ عام طور پر پورے کاروبار کی منتقلی کے ساتھ گزرتا ہے اور لہذا اسے یکم اپریل 1948 سے پہلے منتقل نہیں کیا گیا تھا۔ [575 A-E]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 5، سال 1964۔
آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے یکم دسمبر 1961 کے فیصلے اور حکم نامے کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

اپیل گزار کی طرف سے اے وی وشوناتھ شناستری، کے جے رام اور آر واسودیوپائی شامل ہیں۔

جواب دہندہ کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور آر این سچتھی۔
عدالت کا فیصلہ سیکری، جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف ہے جس میں اپیل کنندہ کے خلاف انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 66 کے تحت اس کو بھیجے گئے سوال کا جواب دیا گیا تھا۔ سوال یہ تھا کہ کیا حقائق اور معاملے کے حالات کے مطابق 1948-49 کے تخمینے کے سال میں 79,494/- روپے کی رقم کیپٹل گین کے طور پر قابل قبول ہے۔

اس سوال سے متعلق حقائق درج ذیل ہیں۔ جائزہ سال 1948-49 ہے اور کھاتہ سال سرکاری سال 1947-48 ہے۔ درخواست گزار، جسے بعد میں تشخیصی کہا جاتا ہے، الپتی وینکٹرامیا موہن ٹائل ورکس کا مالک تھا، ٹائلوں اور اینٹوں کی تیاری میں مصروف تھا اور فیکٹری کی عمارتوں، پلانٹ اور مشینری کا مالک تھا۔ ٹیکس دہندگان نے 17 مارچ، 1948 کو ایک معاہدہ کیا، جس میں جناب منتھینا وینکٹ راجو نے موہن انڈسٹریز لمیٹڈ کو فروخت کرنے پر رضامندی ظاہر کی، جس کے بعد کمپنی، مذکورہ فیکٹری، پلانٹ، مشینری، فرنیچر، اسٹاک اور خیر سگالی کو 2,00,000/- روپے کی رقم پر بلایا گیا۔ معاہدے میں کہا گیا ہے کہ ٹیکس دہندگان تینالی میں موہن ٹائل ورکس کے نام اور طرز کے تحت کاروبار کر رہے تھے اور موہن انڈسٹریز لمیٹڈ کہلانے والی کمپنی انڈین کمپنیز ایکٹ کے تحت تشکیل دی جانی ہے، جس کا مقصد دیگر چیزوں کے علاوہ مذکورہ کاروبار کا حصول اور کام کرنا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ معاہدہ کمپنی کے شامل ہونے سے پہلے تیار کیا گیا تھا اور جب معاہدے پر عمل درآمد کیا گیا تھا تو اس شق میں ترمیم نہیں کی گئی تھی۔ یہ عام بنیاد ہے کہ کمپنی 5 جولائی، 1947 کو قائم کی گئی تھی۔ معاہدے کی تاریخ سے پہلے چونکہ سوال کا جواب معاہدے کی تعمیر پر منحصر ہے لہذا متعلقہ شقوں کو مرتب کرنا آسان ہوگا، جو درج ذیل ہیں:

1. بائع فروخت کرے گا اور کمپنی خریدے گی:

سب سے پہلے مذکورہ کاروبار کی پگڑی (کمپنی کی نمائندگی کرنے کا خصوصی حق ہے کہ وہ بائع کے تسلسل میں یا اس کے جانشینی میں اس طرح کے کاروبار کو جاری رکھے ہوئے ہے)۔

دوسری بات یہ ہے کہ شیڈول میں بیان کردہ تمام غیر منقولہ جائیدادیں؛

تیسرا وہ تمام پلانٹ، مشینری، دفاتر کا فرنیچر، لائسنس، مویشی، ٹھیلے، آلات اور برتن جن کا دکاندار دوسرے شیڈول میں مذکور مذکورہ کاروبار کے سلسلے میں حقدار ہے۔
 چوتھا اسٹاک میں تمام مواد اور نیم پروسیس شدہ مواد تیسرے شیڈول میں بیان کیا گیا ہے۔ مذکورہ فروخت کے لئے زر نمٹن 2,00,000.00 روپے کی رقم ہوگی جو 3,00,000.00 روپے کے سرمائے کے جمع ہونے کے فوراً بعد یا کسی اور طریقے سے کمپنی اور بائع کے ڈائریکٹرز پر شرط لگانے کے فوراً بعد نقد ادائیگی کے ذریعہ ادا اور مطمئن کی جائے گی۔

6. خریداری 17 مارچ 1948ء کو تینالی میں مکمل کی جائے گی جب جہاں تک ممکن ہو کمپنی کو پیشگی دستاویزات کا قبضہ دیا جائے گا اور مذکورہ بالا زر نمٹن معاہدے کی شقوں کے تابع ادا اور مطمئن کیا جائے گا اور اس کے بعد بائع اور دیگر تمام ضروری فریق، اگر کوئی ہوں، کمپنی کی قیمت پر مذکورہ احاطے کو کمپنی میں منتقل کرنے اور اسے اس معاہدے کا مکمل فائدہ دینے کے لئے تمام یقین دہانیوں اور چیزوں پر عمل درآمد اور کام کرے گا جس کی معقول طور پر ضرورت ہوگی۔

7. اگر فروخت کنندہ کے جان بوجھ کر کوتاہی کے علاوہ کسی اور وجہ سے خریداری مذکورہ 17 مارچ 1948ء تک مکمل نہیں ہوگی تو کمپنی 2,00,000.00 روپے (دو لاکھ) نقد رقم پر..... کی شرح سے سود ادا کرے گی۔ p.c سالانہ۔

8. کمپنی کی طرف سے اس معاہدے کو اس طرح اختیار کرنے کے بعد کہ کمپنی پر وہی پابند ہو جائے، مذکورہ منتھینا کو اس سلسلے میں تمام ذمہ داریوں سے فارغ کر دیا جائے گا۔

9. جب تک کمپنی اس دن سے پہلے کاروبار شروع کرنے کی حقدار نہ ہو جائے، اس فریق میں سے کوئی بھی دوسرے کو تحریری طور پر نوٹس دے کر اس معاہدے کا تعین کرے اور اس معاہدے کو اپنانے کے بعد کمپنی اس شق کے مقصد کے لئے مذکورہ بائع کی جگہ کھڑی ہوگی۔

10. اگر کمپنی کی جانب سے اس معاہدے کو اس سے پہلے اور اگلے دن مذکورہ طریقے سے نہیں اپنایا جائے گا تو دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی دوسرے فریق کو تحریری طور پر اس کی اطلاع دے سکتا ہے۔"

ٹیکس دہندہ کو 15 جولائی 1947 کو کمپنی کا مینجنگ ایجنٹ مقرر کیا گیا اور 11 مارچ 1948 کو انہوں نے کمپنی کی جانب سے ڈائریکٹر آف انڈسٹریز اینڈ کامرس مدراس

کو ایک خط لکھا، جس میں حکومت کی جانب سے قرض کی منظوری کے سلسلے میں کمپنی کے اثاثوں اور ان کی قیمت پر مشتمل زمین، عمارت اور مشینری کی ایک تفصیلی فہرست پیش کی گئی۔ 20 مارچ 1948ء کو ٹیکس دہندگان کو کمپنی کے کھاتوں میں 200000/- روپے کی قیمت درج کرائی گئی۔ 22 نومبر 1948ء کو کمپنی کے حق میں زمین کی فروخت کا معاہدہ کیا گیا۔ 9 دسمبر 1948ء کو کمپنی نے اپنی تمام عمارتوں اور ڈھانچوں کے ساتھ زمین اور مشینری، پلانٹ اور دیگر املاک کو ایک لاکھ روپے میں ریاست مدراس کو گروی رکھ دیا۔ 16 مارچ 1949ء کو بورڈ آف ڈائریکٹرز نے قرارداد نمبر 22 کے ذریعے 17 مارچ 1948ء کے معاہدے کی منظوری دی اور 10 اپریل 1949ء کو کمپنی کے سالانہ جنرل اجلاس میں معاہدے کی منظوری دی گئی۔ 22 مارچ 1949ء کو پہلی سالانہ رپورٹ میں۔ یہ اس طرح بیان کیا گیا تھا:

کمپنی کو 5 جولائی 1947ء کو رجسٹر کیا گیا تھا۔ کمپنی کے پراسپیکٹس کے ساتھ میمورنڈم آف ایسوسی ایشن اور آرٹیکلز شائع کیے گئے تھے اور حصہ داران اور عوام آندھرا میں اس صنعت کے مقاصد اور پراسپیکٹس سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ڈائریکٹروں نے 1948-3-17 کو موہن ٹائل ورکس کے مالک شری الپتی وینکٹرامیا کے ساتھ وینڈرس اگریمنٹ کے نام سے ایک معاہدہ کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ ٹیکس دہندگان نے اس آمدنی کو اپنے ریٹرن میں کیسیٹل گین کے طور پر واپس کیا تھا اور انکم ٹیکس افسر نے بغیر کسی بحث کے کہا کہ ٹیکس دہندگان کو اصل لاگت سے زیادہ 79,494 روپے وصول ہوئے اور یہ ایکٹ کی دفعہ 12B کے تحت کیسیٹل گین کا تخمینہ لگایا جاسکتا ہے۔

درخواست گزار نے اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر سے اپیل کی اور اپیل کی بنیاد پر کہا کہ انکم ٹیکس افسر نے عمارت کے حوالے سے اصل لاگت سے زائد رقم کا تعین کرنے میں غلطی کی جس کی قیمت 79,494 روپے تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس عمارت کو غلطی سے 1,69,950 روپے میں فروخت کیا گیا تھا، لیکن صرف ایک لاکھ روپے کی رقم موصول ہوئی تھی اور بقیہ رقم ابھی تک نہیں ملی ہے۔ لہذا لین دین کو مکمل نہیں کہا جاسکتا ہے اور نہ ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ منافع حاصل کیا گیا تھا۔ لہذا، 79,494/- روپے کی رقم کو سرمائے سے فائدہ اٹھانا قطعی طور پر غیر مناسب ہے۔

اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر نے مشاہدہ کیا کہ یہ حقیقت کہ فروخت کی رقم کا ایک حصہ وصول نہیں کیا گیا تھا غیر متعلقہ ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ "ایک مرحلے پر

یہ دلیل دی گئی تھی کہ عمارتوں، مشینری وغیرہ کی محدود کمپنی کو کوئی قانونی منتقلی نہیں کی گئی تھی۔ اس بحث میں بھی کوئی صداقت نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لمیٹڈ کمپنی نے مدراس حکومت سے اس بنیاد پر ایک لاکھ روپے سے زیادہ کا قرض حاصل کیا تھا کہ وہ ان عمارتوں، مشینری وغیرہ کے مالک تھے جو انہوں نے اپیل گزار سے خریدے تھے۔ لہذا یہ بیان درست نہیں ہو سکتا کہ کوئی قانونی منتقلی نہیں کی گئی۔ میں اس بات سے مطمئن ہوں کہ اپیل کنندہ کی جانب سے کیپیٹل گین کی مد میں واپس کی گئی 79,494 روپے کی رقم کو جائزے میں صحیح طور پر شامل کیا گیا تھا۔

اس کے بعد ٹیکس دہندگان نے اپیل ٹریبونل میں اپیل کی۔ ٹریبونل نے 24 نومبر 1955 کے اپنے حکم میں کہا تھا کہ 'درحقیقت ٹائلز کے کاروبار کو سنبھالنے کے لیے ترقی یافتہ محدود ذمہ داری والی کمپنی کو زمینوں، عمارتوں، مشینری وغیرہ کی کوئی فروخت نہیں ہوئی، بہت کم قانونی منتقلی ہوئی۔ فروخت کرنے کے لئے صرف ایک معاہدہ تھا۔ درحقیقت، ٹیکس دہندگان کو کھاتہ کے سال کے دوران یا اس مدت کے دوران بھی ایک پائی نہیں ملی جب سرمائے کا منافع نافذ تھا۔ انہیں 1949-3-25 سے شروع ہونے والی کئی قسطوں میں ایک لاکھ روپے ملے، جو کہ اس سال سے باہر ہے۔ یہ بات کہ ٹیکس دہندگان نے خود 79,494/- روپے کی رقم کیپیٹل گین کے تحت واپس کر دی، ہمیں کہیں نہیں لے جاتا۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ کام کسی 'انکم ٹیکس ماہر' کے مشورے سے کیا ہو۔ ٹیکس دہندگان کو نامناسب طور پر غلط بیانی سے نہیں باندھا جاسکتا۔ ان حالات میں، ہم اضافے کو حذف کر دیتے ہیں۔"

ایسا لگتا ہے کہ انکم ٹیکس کمشنر نے ایکٹ کی دفعہ 35 کے تحت ٹریبونل کے حکم کی اصلاح کے لئے اس بنیاد پر درخواست دائر کی تھی کہ ٹریبونل نے حکم نامے میں کچھ دستاویزات کا ذکر نہیں کیا تھا، جن پر اگر غور کیا جاتا تو شاید ٹریبونل کے ذریعہ اخذ کردہ نتیجے سے مختلف نتیجے کی حمایت کرتے۔ اس کے بعد ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ ٹیکس سے رقم کو حذف کرنے کا اس کا سابقہ فیصلہ ریکارڈ پر موجود مختلف مواد پر غور نہ کرنے پر مبنی تھا اور اس نے اس حکم کو ریکارڈ سے ظاہر ہونے والی غلطی کے طور پر درست کیا۔ اس کے مطابق، اس نے 24 نومبر، 1955 کے اپنے حکم میں پیر 4 کو حذف کر دیا اور 8 مارچ، 1957 کے اپنے حکم کی جگہ لے لی۔ ٹریبونل نے کہا کہ 17 مارچ، 1948 کے معاہدے کے شق 6 کی تعمیل میں، پوری فیکٹری کا قبضہ فوری طور پر موہن انڈسٹریز کو سونپ دیا گیا تھا اور 22 نومبر کی بعنامہ، 1948 کو صرف 4500 روپے کے حساب سے نافذ کیا گیا تھا اور

اس میں صرف اس زمین کا حوالہ دیا گیا تھا جس پر فیکٹری واقع ہے، اور اس کا حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔ 17 مارچ 1948 کو موہن انڈسٹریز نے جس فیکٹری، مشینری اور پلانٹ وغیرہ کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ مزید یہ کہ 20 مارچ 1948 کو موہن انڈسٹریز کے کھاتہ بک میں درج اندراج سے پتہ چلتا ہے کہ 2,00,000/- روپے کی رقم ٹیکس دہندگان کے حق میں جمع کی گئی تھی اور اثاثوں کے کھاتوں کو درج ذیل طریقے سے ڈیبٹ کیا گیا تھا:

0	0	15,989	روپے.	27	L.P	پلانٹ اور مشینری کھاتہ
0	0	18,805		29	"	فرنیچر کھاتہ
0	10	1,289		31	"	بجلی کا سامان
0	0	1,26,470		33	"	سائٹ اور تعمیراتی کھاتہ
0	0	30,050		34	"	اسٹاک کھاتہ
0	0	7,396 8		40	"	خیر سگالی کھاتہ
0	0	2,00,000	روپے.	کل	ایل پی-	پلانٹ اور مشینری کھاتہ

اس کے علاوہ اس نے نوٹ کیا کہ ٹیکس دہندگان نے 20 مارچ 1948 کو موہن انڈسٹریز کو 2,00,000/- روپے ڈیبٹ کر کے اور اسی طرح مختلف کھاتوں کو جمع کر کے کتابوں میں اسی طرح کے اندراج کیے تھے۔ ٹریبونل نے موہن انڈسٹریز کی جانب سے ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کو لکھے گئے 11 مارچ 1948 کے خط اور 22 مارچ 1949 کی پہلی سالانہ رپورٹ پر بھی بھروسہ کیا، جس میں مذکورہ بالا سوال کا حوالہ دیا گیا تھا۔

ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی (1) کہ کیس کے دائرہ کار میں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ رقم اصل میں کب ادا کی گئی تھی کیونکہ منتقلی پہلے ہی کمپنی کو قبضے میں رکھ کر کی گئی تھی۔ (2) دفعہ 12B میں استعمال ہونے والے الفاظ فروخت، تبادلے،

دستبرداری یا منتقلی ہیں۔ اگر منتقلی فروخت کے مساوی ہے، اس میں یہ صرف ایک رجسٹرڈ آلے کے ذریعہ ہونا چاہئے، تو مقصد اس مقصد کے لئے دو مختلف الفاظ استعمال نہیں کرے گی۔ اس دفعہ کے مقصد کے لئے صرف یہ ضروری ہے کہ ٹیکس دہندگان کو منافع حاصل کرنے کا حق ہونا چاہئے نہ کہ حقیقت میں اسے یہ حاصل ہونا چاہئے۔ ان کے خیال میں ٹیکس دہندگان کو معاہدے کے تحت دو لاکھ روپے فوری طور پر وصول کرنے کا حق حاصل تھا اور درحقیقت انہوں نے اسے وصول ہونے کے طور پر دیکھا۔ (3) پوری منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کھاتہ کے سال میں کمپنی کو قبضہ دے کر منتقل کی گئی تھی اور حق کو مکمل کرنے کے لئے صرف ایک چیز کی ضرورت ہوتی ہے جو بعد میں کی گئی تھی۔ اور (4) کہ پورے لین دین اور حساب کتاب کے طریقہ کار سے یہ واضح ہے کہ ٹیکس دہندہ اور کمپنی دونوں کی طرف سے اختیار کردہ کھاتہ سال کے طریقہ کار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آمدنی ٹیکس دہندہ کو کھاتہ کے سال میں حاصل ہوئی تھی اور اس دلیل کا بھی کوئی جواز نہیں ہے کہ کم از کم غیر منقولہ اثاثوں کو صرف اسی سال منتقل کیا جانا چاہئے جس میں اصل فروخت دستاویز پر عمل درآمد کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق، اس نے سوال کا جواب ہاں میں دیا۔

ٹیکس دہندگان کے وکیل جناب اے وی وشونا تھ شاستری کا کہنا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 12B کے تحت، جیسا کہ متعلقہ وقت پر تھا، نفع اور منافع کو پچھلے سال کی آمدنی سمجھا جاتا ہے جس میں فروخت، تبادلہ یا منتقلی ہوئی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ فروخت اس وقت ہوئی جب 16 مارچ 1949 کو بورڈ آف ڈائریکٹرز نے 17 مارچ 1948 کے معاہدے کی توثیق کی۔ اس وقت تک صرف فروخت کا معاہدہ تھا اور یہ کہ فروخت کرنے کا معاہدہ نہ تو فروخت ہے اور نہ ہی سرمائے کے اثاثے کی منتقلی ہے۔ دفعہ 12B کا متعلقہ حصہ مندرجہ ذیل شرائط میں تھا:

"12B. کیپٹل گین: (1) ٹیکس دہندگان مارچ 1946 کے 31 ویں دن کے بعد اور اپریل 1948 کے پہلے دن سے پہلے کیپٹل اثاثے کی فروخت، تبادلے یا منتقلی سے پیدا ہونے والے کسی بھی منافع یا منافع کے سلسلے میں "کیپٹل گین" کے حق کے تحت ادا کرے گا۔ اور اس طرح کے منافع اور نفع کو پچھلے سال کی آمدنی سمجھا جائے گا جس میں فروخت، تبادلہ یا منتقلی..... "کیپٹل ایسٹ" کا مطلب یہ ہے کہ "کسی بھی قسم کی جائیداد جو ٹیکس دہندہ کے پاس ہو چاہے وہ اس کے کاروبار، پیشے یا مشغلہ سے وابستہ ہو یا

نہ ہو لیکن اس میں (1) کوئی اسٹاک ان ٹریڈ، قابل استعمال اسٹورز یا خام مال شامل نہیں ہے جو اس کے کاروبار، پیشے یا پیشے کے مقصد کے لئے رکھا گیا ہو۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی فروخت یا منتقلی اپریل 1948 کے پہلے دن سے پہلے ہوئی تھی۔ اس تاریخ تک بعنامہ کے علاوہ تین واقعات ہوئے تھے۔ سب سے پہلے، ٹیکس دہندگان نے 11 مارچ، 1948 کو، یعنی معاہدے پر دستخط ہونے سے پہلے، حکومت کو قرض کے بارے میں لکھا تھا۔ دوسری بات یہ کہ 17 مارچ 1948 کو زمین اور عمارتوں اور مشینری کا قبضہ کمپنی کو دے دیا گیا تھا: تیسری بات یہ کہ 20 مارچ 1948 کو ٹیکس دہندگان کو کمپنی کی کتابوں میں 2 لاکھ روپے کی قیمت دی گئی تھی اور انہوں نے اپنی کھاتہ بک میں مناسب اندراج بھی کیا تھا۔

اب 17 مارچ 1948ء کے معاہدے کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ یہ مشروط معاہدہ ہے نہ کہ بعنامہ۔ یہ معاہدے کی شق اول سے واضح ہے۔ اس کے علاوہ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ یہ فروخت کے لئے ایک مشروط معاہدہ ہے۔ بھروسہ کو معاہدے کی شق 8 اور 9 پر رکھا گیا ہے۔ شق 8 میں واضح طور پر کمپنی کی طرف سے معاہدے کو اس طرح اپنانے پر غور کیا گیا ہے کہ کمپنی پر وہی پابند کیا جائے، اور شق 9 میں غور کیا گیا ہے کہ معاہدے کو قبول کرنے کے بعد ہی کمپنی مذکورہ منتانا وینٹ راجو کی جگہ کھڑی ہوگی۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ یہ فروخت کرنے کے لئے ایک مشروط معاہدہ تھا اور اس سے پہلے کہ یہ کمپنی اور ٹیکس دہندگان کے درمیان معاہدہ بن سکے، اسے کمپنی کی طرف سے اپنانا پڑا۔ ہم یہ ذکر کر سکتے ہیں کہ مسٹر راج گوپال شاستری نے زور دیا کہ ہمیں شق 8 اور 9 کو ختم کر دینا چاہئے کیونکہ اگر معاہدے پر کمپنی کی شمولیت سے پہلے عمل درآمد کیا گیا تھا تو وہ کام کرنے کے لئے تھے۔ لیکن ہم معاہدے کو دوبارہ لکھنے سے قاصر ہیں۔ شق 8 اور 9 ایک معاہدے میں مناسب ہیں جو ایجنٹ کے ذریعہ پرنسپل کی طرف سے تصدیق سے مشروط ہے اور اس پر عمل درآمد کیا جانا چاہئے۔

کمپنی کی طرف سے معاہدہ کب اپنایا گیا تھا؟ ہمیں اس سوال کا جواب دینے سے راحت ملتی ہے کیونکہ کیس کے بیان میں، جس پر ٹیکس دہندگان اور ریونیو نے اتفاق کیا تھا، یہ کہا گیا ہے کہ "مذکورہ معاہدے کو 16.3.1949 کو کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی قرارداد کے ذریعہ منظور اور قبول کیا گیا تھا اور مذکورہ قرارداد کے ذریعہ کمپنی نے 31.3.1949 سے شروع ہونے والی قسطوں میں خریداری کی قیمت ادا کرنے پر اتفاق

کیا تھا۔ 1949-4-10 کو منعقد ہونے والے ایک اجلاس میں شیئر ہولڈرز کی جنرل باڈی اور اس طرح کی منظوری، قبولیت اور اختیار، معاہدہ ٹیکس دہندہ اور کمپنی پر پابند ہو گیا۔

یہاں تک کہ اگر کمپنی نے 1949 میں معاہدے کو قبول کر لیا تھا، تب بھی یہ سوال باقی ہے کہ آیا اثاثوں کی کوئی فروخت یا منتقلی اپریل 1948 سے پہلے ہوئی تھی۔

اثاثے کی فروخت یا منتقلی ہو سکتی ہے، جیسا کہ اس نے جگہ کے حوالے سے کیا تھا، یہاں تک کہ معاہدے کو قبول کرنے سے پہلے بھی۔ اثاثوں میں غیر منقولہ جائیداد کی دو اشیاء شامل ہیں جن میں پلانٹ اور مشینری شامل ہیں جن کی مالیت 15,989/- روپے ہے اور جگہ اور عمارتیں جن کی مالیت 1,26,470/- روپے ہے۔ یہ واضح ہے کہ ان اثاثوں کا مالکانہ حق کمپنی کو اس وقت تک نہیں مل سکتا تھا جب تک کہ بعنامہ پر عمل درآمد اور اندراج نہیں کیا جاتا۔ (دیکھیے کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ بھورنگوا کول کمپنی (1) کیم اپریل 1948 سے پہلے ایسی کوئی بعنامہ عمل میں نہیں لائی گئی تھی۔ صرف 22 نومبر 1948 کو ہی اس جگہ کے حوالے سے ایک بعنامہ پر عمل درآمد کیا گیا اور اس کا اندراج کیا گیا۔ لہذا یہ واضح ہے کہ کیم اپریل 1948 کے بعد تک ان اثاثوں کا مالکانہ حق کمپنی کے پاس نہیں تھا اور اس کے نتیجے میں کیم اپریل 1948 سے پہلے ان اثاثوں کی کوئی فروخت نہیں ہوئی۔

مسٹر راج گوپال شناستری متبادل کے طور پر زور دیتے ہیں کہ اگر کیم اپریل 1948 سے پہلے کوئی فروخت نہیں ہوئی تھی تو بھی اس تاریخ سے پہلے اثاثے کمپنی کو منتقل کر دیئے گئے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ 'ٹرانسفر' ایک وسیع لفظ ہے اور دفعہ 12B میں ان معاملوں کا احاطہ کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے جہاں اثاثوں میں حقوق اس طرح منتقل کیے گئے ہیں کہ کیپیٹل گین کو بڑھاوا ملے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس معاملے میں اثاثوں کا قبضہ 17 مارچ 1948 کو کمپنی کو منتقل کیا گیا تھا اور ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 53A کے پیش نظر ٹیکس دہندہ کبھی بھی غیر منقولہ اثاثوں کا قبضہ واپس حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ ہمارے سامنے جن معاملات کا حوالہ دیا گیا ہے ان میں سے کسی میں بھی اس نکتے پر غور نہیں کیا گیا ہے۔ ہم اس بحث کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔ اس سے پہلے کہ دفعہ 12B کو راجب کیا جاسکے، اسے دفعہ 12B میں بیان کردہ کسی بھی طریقہ کار، یعنی فروخت، تبادلے یا منتقلی کے ذریعہ کمپنی کو پاس کرنا ہو گا۔ یہ سچ ہے کہ لفظ 'منتقلی' لفظ 'فروخت' کے علاوہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود، سیاق و سباق میں منتقلی کا مطلب منتقل کرنے والے کو سرمائے کے اثاثے کی موثر ترسیل ہونا چاہئے۔ غیر منقولہ

جائیداد کے قبضے کی فراہمی کو بذات خود غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی کے مساوی نہیں سمجھا جاسکتا۔

ہائی کورٹ نے 20 مارچ 1948 کو ٹیکس دہندگان اور کمپنی کی کھاتہ بکس میں کی گئی اندراج پر بھروسہ کیا ہے، لیکن دفعہ 12B کے مطابق فروخت یا منتقلی کی تاریخ وہ تاریخ ہے جب فروخت یا منتقلی ہوتی ہے، اور ہمیں ایسا لگتا ہے کہ کھاتہ بک میں اندراج ایسی تاریخ کے تعین کے مقصد سے غیر متعلق ہیں۔

مسٹر راج گوپال شاستری کا کہنا ہے کہ اس مرحلے پر ٹیکس دہندگان کو منقولہ اور غیر منقولہ اثاثوں کے درمیان فرق کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے، لیکن معاملے کے بیان میں، جس پر ٹیکس دہندگان اور ریونیو نے اتفاق کیا تھا، ایک فرق اس طرح کھینچا گیا ہے:

"عمارت اور جگہ کی قیمت 126470 روپے تھی۔ زمین میں مستقل طور پر نصب مشینری اور برقی فٹنگ کی قیمت بالترتیب 15,989 روپے اور 1298-10-0 روپے تھی۔ اسٹاک کی قیمت 30,050/- روپے اور پگڑی کی قیمت 7396-6-0 روپے تھی۔

لہذا ہم ٹیکس دہندگان کو منقولہ اور غیر منقولہ اثاثوں کے درمیان فرق پر انحصار کرنے سے روکنے سے قاصر ہیں۔

نتیجے میں، ہم سمجھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل اثاثے 1 اپریل، 1948 سے پہلے فروخت یا منتقل نہیں کیے گئے تھے۔

(i) مشینری کی قیمت 15989-0-0 روپے ہے۔

(ii) برقی فٹنگ کی قیمت 1289-10-0 روپے ہے۔

(iii) عمارتوں اور جگہ کی قیمت 126470-0-0 روپے ہے۔

لہذا 31 مارچ 1948 کو ختم ہونے والے پچھلے سال ان اشیاء کے حوالے سے کوئی کپیڈل گین کا فائدہ نہیں ہوا۔

30,050/- روپے مالیت کے اسٹاک واضح طور پر کپیڈل اثاثوں کی تعریف سے مستثنیٰ ہیں، اور اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی فروخت یا منتقلی کے سلسلے میں کوئی سرمائے کا فائدہ حاصل نہیں ہوا ہے۔ اس طرح فرنیچر کی قیمت 18,805 روپے اور پگڑی کی قیمت 7396/6/0 روپے رہ جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قبضہ فرنیچر 17 مارچ 1948 کو فراہم کیا گیا تھا، اور چونکہ فرنیچر کا حق ڈلیوری کے بعد ہی

ہو سکتا ہے، لہذا اس تاریخ کو کیپٹل گین کا منافع، اگر کوئی ہو تو، حاصل ہوتا ہے۔ مقدمہ کے حالات میں، ڈیوری حق پاس کرنے کے ارادے سے کی گئی ہوگی۔ تاہم پگڑی کے بارے میں موقف مختلف ہے۔ یہ ایک غیر معمولی اثاثہ ہے اور یہ عام طور پر پورے کاروبار کی منتقلی کے ساتھ گزرتا ہے۔ اس مقدمے کے حالات میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ پگڑی یکم اپریل 1948 سے پہلے منتقل کی گئی تھی۔ اس کے مطابق، ہمارا ماننا ہے کہ صرف ایک اثاثہ، یعنی فرنیچر یکم اپریل 1948 سے پہلے منتقل کیا گیا تھا، نتیجہ کے طور پر، ہم ہائی کورٹ کو بھیجے گئے سوال کا جواب اس طرح دیتے ہیں:

"اس معاملے کے حقائق اور حالات میں 79,494 روپے کی رقم کا تخمینہ 1948-49 میں کیپٹل گین کے طور پر نہیں لگایا جاسکتا ہے، لیکن اس کا صرف اتنا حصہ، اگر کوئی ہو، جیسا کہ 18,805/- روپے مالیت کے فرنیچر کی منتقلی سے حاصل ہونے والے سرمائے کے منافع کی وجہ سے ہے، قابل تخمینہ ہے۔"

اس کے مطابق اپیل کو قبول کیا جاتا ہے اور چونکہ ٹیکس دہندہ کافی حد تک کامیاب ہو گیا ہے، لہذا اس کے اخراجات یہاں اور ہائی کورٹ میں ہوں گے۔
اپیل کی اجازت ہے۔